اخبار الجامعہ

اک دیا اور بجھا اور بڑھی تاریکی!

حضرت مولانا حکیم عبدالرحمان خلیق آف بدوملہی رحلت فرما گئے

انا للہ و انا الیہ رجعون

۱۷ اور ۱۸ مئی کی درمیانی رات کو حکیم صاحب حسب معمول اپنے بڑے بیٹے کو قرآن مجید کی تفسیر پڑھا کر فارغ ہوئے تو دل میں کچھ درد محسوس ہوا اس وقت رات کے گیارہ بجے تھے۔ مولانا عارضہ قلب میں تو کافی عرصے سے مبتلا تھے مگر آج کا یہ درد ان کے لیے جان لیوا ثابت ہوا۔

مجھے ان کی وفات حسرت آیات کی اطلاع حضرت مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی حفظہ اللہ نے ۱۰ محرم الحرام بمطابق ۱۸ مئی اتوار کی صبح ۶ بجے بذریعہ ٹیلیفون دی۔ تھوڑی دیر بعد مولانا علیم ناصری صاحب نے یہ جانکاہ خبر سنائی اور شام ۸ بجے جنازے کی اطلاع دی۔

حکیم عبدالرحمن خلیق مرحوم واقعی حکیم اور خلیق تھے اپنی خداداد حکمت اور اخلاقی بلندی کی وجہ سے پورے علاقے میں بلکہ پوری جماعت میں احترام کی نظر سے دیکھے جاتے تھے ان کا سفر آخرت دیدنی تھا بدوملہی کی تاریخ میں اتنا بڑا جنازہ کبھی دیکھنے میں نہیں آیا۔ ہر آنکھ اشکبار تھی اور ہر شخص ان کی تعریف کر رہا تھا ان کا جنازہ حضرت حافظ عبدالقادر روپڑی صاحب نے سسکیوں اور آہوں کے ساتھ پڑھایا اور انہیں بدوملہی کے قبرستان میں سپرد خاک کر دیا۔ اللہ تعالے ان پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین۔

حکیم صاحب ۱۹۰۴ء میں ضلع گورداسپور تحصیل بٹالہ کے ایک گاؤں تیجا کلاں میں پیدا ہوئے وفات کے وقت ان کی عمر تقریباً ۹۲ سال تھی۔

آپ کے سات بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں ایک بیٹا انہیں زندگی میں ہی داغ مفارقت دے گیا تھا اور چھ بیٹے بقید حیات ہیں۔

حکیم صاحب نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی علاقے میں حاصل کی اس کے بعد حکمت اور دینی علوم کے لیے امرتسر تشریف لے گئے۔

قیام پاکستان تک امرتسر میں ہی قیام کیا۔ وہاں حکمت کرتے رہے اور دین کی خدمت میں مشغول رہے۔

قیام پاکستان کے بعد ہجرت کر کے بدوملہی میں اقامت اختیار کی یہاں آکر بچیوں کا ایک دینی ادارہ قائم کیا۔ جس کی خصوصیت یہ تھی کہ بچیاں تعلیم کے اوقات کے بعد اپنے گھروں کو چلی جاتی تھیں۔ مسجد تعمیر کی اور